احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 17 فروری 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 17 فروری 1999ء - شوال 1419 ہجری - 17 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 38

آخرت پر ایمان

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ایمان کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔
ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر پر اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لائے۔
(صحیح مسلم کتاب الایمان)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر کار باخدا وند۔ اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کر لی۔ انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے۔ اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہئے اور اس کی تیاری ضروری ہے۔ اس تیاری میں جو تکالیف آتی ہیں وہ رنج و تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو' بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے (-) مصائب آتے ہیں تاکہ ان عارضی امور کو جو تکلف کے رنگ میں ہوتے ہیں نکال دے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 153)

جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں تکالیف دیتا ہے اور جو لوگ خود خدا تعالیٰ کے لئے دکھ اٹھاتے ہیں۔ ان دونوں کو خدا تعالیٰ آخرت میں بدلہ دے گا۔ دنیا تو چلنے کا مقام ہے' رہنے کا نہیں۔ اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے رکھتا ہے' تو خوشی کا مقام نہیں۔ یہ سب آرام اور دکھ ختم ہونے والے ہیں اور اس کے بعد ایک ایسا جہان آنے والا ہے جو دائمی ہے۔ جو لوگ اس مختصر جہاں میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی بیشی دیکھ کر دوسرے جنم کے گناہوں اور عملوں پر محمول کر لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ وہ یہ معلوم نہیں کرتے کہ آخرت کا ایک بڑا جنم آنے والا ہے اور جن کو خدا تعالیٰ نے پیدائش میں کوئی نقص عطا کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود بخود خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دکھوں میں ڈال دیا ہے ان دونوں کو وہاں چل کر بدلہ ملے گا۔ یہ جہان تو تخم ریزی کا جہان ہے اور ایسے مواقع حاصل کرنے کے واسطے ہے۔ جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 72)

دین حق کی ترقی کے لئے جائز خواہشات کا ترک کرنا تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ

○ ارشاد حضرت مصلح موعود

"آج (دین حق) کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہئے کہ (دین حق) کی خاطر قربانی کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے (دین حق) کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی جن لوگوں کے دلوں میں محبت ہے (دین حق) کی خدمت کا احساس ہے ان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور زیادہ سے زیادہ خدمت (دین حق) کرنے کے قابل ہو سکیں"

(مطالبات ص 27-26)

اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے سادہ زندگی کی اہمیت کے بارے میں فرمایا۔
"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے"

(مطالبات ص 24)

پھر فرمایا۔ "سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔"

(مطالبات ص 28)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آخرت پر یقین قربانیوں کی جرأت پیدا کر دیتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مومنوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وَھُمْ بالآخرۃ ھم یوقنون۔ وہ آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ یعنی وہ قربانیاں کرتے اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ ان قربانیوں کا پھل انہیں زندگی میں بھی ملتا ہے یا نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ آنے والی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور یہ یقین ان کے اندر اتنی جرأت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ قربانیوں کی آگ میں اپنے آپ کو بلا دریغ جھونک دیتے ہیں۔
دنیا میں بھی جب ایک سپاہی لڑائی میں جاتا ہے تو آخر کونسے فائدہ کے لئے جاتا ہے۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ میں مارا جاؤں گا اور بسا اوقات وہ مارا جاتا ہے مگر فائدہ اس کی قوم اٹھاتی ہے۔ اسی طرح ماں جب اپنے بچے کو اپنا خون چوسا رہی ہوتی ہے تو اسے کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔ دودھ کا ایک ایک گھونٹ ماں کے خون سے بنتا ہے۔ اس لئے ایک ایک گھونٹ جو بچے کے گلے سے اترتا ہے وہ درحقیقت ماں کا خون ہوتا ہے جسے وہ چوستا ہے۔ اگر تمہاری ماں تمہارے مونہہ میں اپنا دودھ نہ ڈالتی۔ اگر تمہاری ماں بھی یہی کہتی کہ میں اپنا خون کیوں چوسنے دوں تو تم زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ تمہاری ماں نے تمہیں اپنا خون دیا اس لئے کہ تم زندہ رہو۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنا خون گراؤ تاکہ تمہاری اولاد اور تمہاری قوم اور تمہارا ملک زندہ رہے۔
بدر کی جنگ میں جو صحابیؓ شہید ہوئے تھے ان صحابیوںؓ نے دنیا کا کونسا سکھ دیکھا تھا۔ انہوں نے اپنے ماں باپ کو چھوڑا اور اپنے رشتہ داروں کو چھوڑا اپنے ساتھیوں کو چھوڑا اور پھر تیرہ برس تک کفار کے سخت ترین مظالم کا نشانہ بننے کے بعد ایک دکھتے ہوئے دل کے ساتھ' ایک رستے ہوئے زخم کے ساتھ انہوں نے مکہ کو بھی چھوڑ دیا اس امید کے ساتھ کہ انہیں پھر مکہ کی زیارت نصیب ہو گی۔ مگر ابھی ہجرت پر ڈیڑھ سال بھی نہیں گذرا تھا کہ وہ اپنے وطن سے دور۔ پرانے وطن سے بہت دور اور نئے وطن سے بھی میلوں دور ایک تپتے ہوئے ریت کے جنگل میں کفار کی تلوار سے کٹ کٹ کر تڑپنے لگ گئے۔ ان کے سر ایک طرف تھے اور دھڑ دوسری طرف۔ اگر یہ لوگ بھی یہی کہتے کہ ہم نے قربانی کر کے کیا لینا ہے۔ پھل تو دوسرے لوگوں نے کھانا ہے تو اسلام کو وہ شان و شوکت جو بعد میں اسے حاصل ہوئی کہاں حاصل ہو سکتی تھی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 337)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلطانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر14

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

عدالت انصاف

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے سخت مخالف تھے اور آپؐ کا جو معاملہ خدا کے ساتھ تھا اور جس طرح آپؐ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتے تھے اس کے لحاظ سے آپؐ کبھی پسند نہ کرتے تھے کہ احکام شریعت سے امراء کو مستثنیٰ کر کے غرباء ہی کو اس کا مکلف سمجھا جائے بلکہ آپؐ باوجود ایک رحیم دل اور ہمدرد طبیعت رکھنے کے ہمیشہ احکام شریعت کے جاری کرنے میں محتاط رہتے اور مجرمین کو سزا سے بچنے نہ دیتے اور جس طرح آپؐ غرباء کو سزا دیتے امراء بھی اسی طرح احکام شریعت کے ماتحت جکڑے جاتے اور اس معاملہ میں آپؐ بڑے غیور تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (-) بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی اس پر لوگوں نے چاہا کہ کون ہے جو رسول کریمؐ سے اس عورت کے معاملہ میں سفارش کرے لیکن کسی نے اس کی جرأت نہ کی (کیونکہ رسول کریمؐ حدود کے قائم کرنے میں بڑے سخت تھے) آخر اسامہ بن زیدؓ نے رسول کریمؐ سے ذکر کیا مگر آپؐ نے جواب دیا کہ بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے مگر جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ قطع کر دیتے۔ مگر میرا یہ حال ہے کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں۔

(بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسامہ)

اطاعت خداوندی

آپؐ اس وقت تک مکہ سے نہیں نکلے جب تک کہ خدا کی طرف سے حکم نہ ہوا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں (-) ہم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ عین دوپہر کے وقت رسول کریمؐ تشریف لائے اور سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ اس وقت کبھی نہیں آیا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں آپؐ اس وقت کسی بڑے کام کے لئے آئے ہوں گے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے اجازت مانگی اور اجازت ملنے پر گھر میں آئے اور فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہیں ان کو اٹھا دو۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ مجھے قسم ہے کہ وہ آپؐ کے رشتہ دار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا مجھے ہجرت کا حکم ہوا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ مجھے بھی ساتھ ہی جانے کی اجازت دیجئے رسول کریمؐ نے فرمایا بہت اچھا۔

(بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اس وقت تک مکہ سے نہیں نکلے جب تک حکم نہ ہوا اور آخر وقت تک اس بات پر قائم رہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا۔

خدا تیری کونچیں کاٹ دے گا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (-) کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے حاکم مقرر کر دیں تو میں ان کا متبع ہو جاؤں اور اس وقت وہ اپنے ساتھ اپنی قوم میں سے ایک جماعت کثیر لایا تھا۔ رسول کریمؐ یہ بات سنکر اس کی طرف آئے اور ثابت ابن قیس ابن شماسؓ آپؐ کے ساتھ تھے اور رسول کریمؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ کا ٹکڑا تھا۔ آپؐ آئے یہاں تک کہ مسیلمہ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ شاخ بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں اور جو کچھ خدا نے تیرے لئے مقدر کیا ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھے گا اور اگر تو پیٹھ پھیر کر چلا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیری کونچیں کاٹ دے گا اور میں تو تجھے وہی شخص پاتا ہوں جس کی نسبت مجھے وہ نظارہ دکھایا گیا تھا جو میں نے دیکھا اور یہ ثابتؓ ہیں میری طرف سے تجھے جواب دیں گے پھر آپؐ وہاں سے چلے گئے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ رسولؐ اللہ نے کیا فرمایا ہے کہ میں تو تجھے وہی شخص پاتا ہوں جس کی نسبت وہ نظارہ دکھایا گیا تھا جو میں نے دیکھا اس پر مجھے حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا میرے دونوں ہاتھوں میں دو کڑے ہیں جو سونے کے ہیں ان کا ہونا مجھے کچھ ناپسند سا معلوم ہوا اس پر مجھے خواب میں وحی نازل ہوئی کہ میں ان پر پھونکوں جب میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے۔ پس میں نے تعبیر کی کہ دو جھوٹے ہوں گے جو میرے بعد نکلیں گے ایک تو عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ۔

(بخاری کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفہ)

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ خالدہ قادر صاحبہ

لجنہ اماء اللہ فرانس کا سالانہ اجتماع 98ء

لجنہ اماء اللہ فرانس کا بارھواں سالانہ اجتماع مورخہ 29-30- اگست 1998ء بروز ہفتہ- اتوار بمقام بیت السلام (سینٹ پری) میں منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال مشن ہاؤس بیت السلام میں تعمیر و مرمت کے کام اور بعض دیگر وجوہات کے باعث سالانہ اجتماع لجنہ فرانس منعقد نہ کروایا جاسکا۔ لہٰذا اس بارھویں سالانہ اجتماع میں ممبرات لجنہ بڑی گرم جوشی سے تیاریوں میں حصہ لے رہی تھیں۔ اب لجنہ کو ایک الگ خوبصورت ہال بھی مستقل مل گیا ہے جبکہ اس سے قبل لجنہ کی تقریبات کے لئے مخصوص جگہ بہت کم اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق نہ تھی۔ اجتماع کی تیاریوں کے سلسلہ میں دو، تین بار عاملہ کا اجلاس بلایا گیا۔ لجنہ ہال کو خوبصورت انداز میں سجایا اور سنوارا گیا۔ لجنہ اور لجنہ ہال کی ضرورت کی بہت سی اشیاء خریدی گئیں۔ محترمہ صدر صاحبہ مسز نسیم دلانوا نے صفائی کے انتظامات کی طرف خصوصی توجہ دی۔ تمام ممبرات لجنہ نے بھرپور تعاون کیا اور دو، تین ہفتوں کے اندر اندر تمام انتظامات مکمل ہو گئے۔

اجتماع کا پروگرام اردو اور فرانسیسی زبان میں چھپوا کر تین ہفتے قبل ہر ممبر لجنہ تک بھجوایا گیا۔ اجتماع مجموعی لحاظ سے بفضل خدا کامیاب رہا۔ دوران اجتماع دونوں دن حاضری بھی 66 چھیاسٹھ رہی۔ جرمنی اور بیلجیم سے تشریف لانے والی مہمان ممبرات بھی شامل ہوئیں۔ اس موقع پر محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے پردہ کی رعایت سے لجنہ سے مختصر خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ابتدائی ممبرات لجنہ کی کارکردگی اور شروع میں ہونے والے اجتماعوں کو بھی یاد رکھیں اور ان کا تذکرہ کریں اسی طرح وہ کاوشیں بھی جو ابتدا میں احمدیت کی ترقی کے لئے کی گئیں۔ آپ نے نصیحت کی کہ خدا کو ہمیشہ یاد رکھیں، جھوٹ نہ بولیں بد رسومات سے بچیں۔ کسی کو بری نظر سے نہ دیکھیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھائیں۔

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد محترمہ مسز نسیم دلانوا صدر لجنہ نے تقریر کی۔ انہوں نے اجتماع کے انعقاد پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ تشریف لانے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ لجنہ کے باقاعدہ قیام و آغاز کے بارے بتایا اور وضاحت کی کہ اب لجنہ کے قیام کو 76 برس ہو چکے ہیں۔ پھر انہوں نے لجنہ فرانس کی سالانہ کارکردگی کا ذکر کیا۔

پھر صدر لجنہ Reims نے مختصری تقریر کی۔ انہوں نے ان نصائح کا ذکر فرمایا جو حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو فرمائیں۔ اس کے بعد ممبرات لجنہ کے درمیان علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں مقابلہ حفظ قرآن مجید اور اردو تقاریر کے مقابلے شامل تھے۔ دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد دوسرے اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد فرنچ میں تقاریر کا مقابلہ ہوا اور نظم خوانی، مشاہدہ معائنہ، بیڈ مشن، دوڑ وغیرہ ورزشی مقابلہ جات ہوئے اس موقع پر ناصرات کی بھی مختلف ٹیموں کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

دوسرے دن اتوار مورخہ 98-8-30 پروگرام کا آغاز 30-10 بجے صبح تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا۔ تلاوت، عہد نظم اور درس حدیث، آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر اردو اور فرنچ میں تقاریر ہوئیں۔ اسی عنوان کے تحت ایک تقریر فرنچ زبان میں ہوئی۔ ایک تقریر لڑکے اور لڑکی کی شادی سے قبل ملاقاتوں کے تعلق سے دینی تعلیم کے حوالے سے کی گئی۔ مقررہ نے بیان کیا کہ والدین بچوں کی پرورش اس طرح کریں کہ بچوں اور ماں باپ میں اس حد تک بے تکلفی ہو کہ بچے اپنے دل کی بات اور خواہشات اپنے ماں باپ کے سامنے رکھ سکیں اور انہیں اپنا سب سے بڑا ہمدرد اور راہنما خیال کریں۔ اگر شروع سے ہی بچوں کو اچھائی اور برائی میں فرق سمجھا دیا جائے اور دینی تعلیمات سے روشناس کر دیا جائے اور بچوں میں اطاعت والدین کا جذبہ ہو اور بچے ماں باپ پر بھرپور اعتماد کرتے ہوں تو پھر خدا کے فضل سے بچے یہاں کے مغربی معاشرہ کے بداثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ بعد ازاں اسی موضوع پر فرنچ زبان میں ایک تقریر کی گئی مقررہ نے قرآنی آیات کی روشنی میں اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی۔ پھر ایک نظم کے بعد صدر لجنہ فرانس نے صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر اردو اور فرانسیسی زبان میں تقریر کی۔ اجتماع کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آخری آئیٹم بیت بازی تھا۔

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا۔ اس اجلاس میں سوال و جواب کی ایک محفل ہوئی۔ مختلف نوعیت کے سوالات کئے گئے جن کے جوابات زیادہ تر محترمہ مسز نسیم دلانوا صدر لجنہ فرانس نے دیئے۔

سوال و جواب کے پروگرام کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ تمام نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ اور ناصرات میں صدر صاحبہ فرانس نے انعامات تقسیم کئے۔ اس تقریب کے بعد غانا کی ممبرات لجنہ نے اپنی علاقائی زبان میں لا الہ الا اللہ کا نغمہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں درود شریف کا کچھ حصہ بھی شامل تھا۔ اس نظم کا فرنچ اور انگلش زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

آخر میں صدر لجنہ فرانس نے خطاب کیا۔ انہوں نے اجتماع کی کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ بھرپور تعاون کرنے والوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے مسز گل حفیظ صاحبہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ مسلسل 8، 9 ماہ تک ان کے گھر میں لجنہ کے تمام پروگرام منعقد ہوتے رہے۔ اور انہوں

باقی صفحہ 7 پر

حافظ عبدالحی صاحب

قسطِ اول

نظامِ صفاتِ الٰہیہ

صفاتِ الٰہیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کی پر معارف اور دلکش تحریرات

اسم اللہ تمام صفات وافعال الٰہیہ کاموصوف ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اسم اللہ کو اپنے تمام صفات وافعال کا موصوف ٹھہرایا ہے تو اللہ کے لفظ کے معنی کرنے کے وقت کیوں اس ضروری امر کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ قرآن شریف سے پہلے عرب کے لوگ اللہ کے لفظ کو کن معنوں پر استعمال کرتے تھے مگر ہمیں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اول سے آخر تک اللہ کے لفظ کو انہیں معنوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ رسولوں اور نبیوں اور کتابوں کا بھیجنے والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور فلاں فلاں صفت سے متصف اور واحد لاشریک ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 176)

نفی صفات باری نفی وجود باری کی مستلزم ہے

جو شخص محض خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کے رسولوں پہ ایمان نہیں لاتا اس کو خدا تعالیٰ کی صفات سے منکر ہونا پڑتا ہے مثلاً ہمارے زمانہ میں برہمو جو ایک نیا فرقہ ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر نبیوں کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے منکر ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سنتا ہے تو بولتا بھی ہے پس اگر اس کا بولنا ثابت نہیں تو سننا بھی ثابت نہیں۔ اس طرح پر ایسے لوگ صفات باری سے انکار کر کے دہریوں کے رنگ میں ہو جاتے ہیں اور صفات باری جیسے ازلی ہیں ویسے ابدی بھی ہیں اور ان کو مشاہدہ کے طور پر دکھلانے والے محض انبیاء علیہم السلام ہیں اور نفی صفات باری نفی وجود باری کو مستلزم ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 175)

سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

جس قدر عظمت الٰہی دل میں ہوگی اسی قدر فرماں برداری کے خیالات پیدا ہوں گے اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑے گا۔ کیا ایک اعلیٰ علوم کا ماہر جاہل سے تعلق رکھ سکتا ہے یا ایک ظالم طبع انسان کے ساتھ ایک عادل مل کر رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں سے برخوردار ہونے کے لئے سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم حاصل کرنا اور ان کے موافق اپنا عمل درآمد کرنا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 286)

صفات رحمانیت اور رحیمیت مظہر سرِّ ذاتِ باری ہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اللہ اسم جامد ہے اور اس کے معنی علیم و خبیر خدا کے سوا کسی کے علم میں نہیں اور خدائے عزیز نے آیت (بسم اللہ الرحمن الرحیم) میں اپنے اس نام کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے اور اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ذات رحمانیت اور رحیمیت سے متصف ہے ۔۔۔

اور ان دونوں کے علاوہ باقی تمام صفات ان کے لئے شعبوں کی مانند ہیں اور اصل میں رحمانیت اور رحیمیت ہی ذات باری کے بھید کا مظہر ہیں۔

(اعجاز المسیح ترجمہ از عربی روحانی خزائن جلد نمبر 18 ص 115-116)

صفات الٰہیہ کی تین حصوں میں تقسیم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ایک سو چار موٹے موٹے نام ہیں جو قرآن شریف سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ان میں سے اکثر تو انہی الفاظ میں قرآن کریم میں بیان ہیں لیکن بعض ایسے ہیں جو قرآن کریم کی آیتوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں ان ناموں پر غور کر کے اس روحانی نظام کا ڈھانچہ اچھی طرح سمجھ میں آسکتا ہے جسے قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ یہ صفات موٹے طور پر تین حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں (1) اول وہ صفات جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں مخلوق کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ مثلاً الحی زندہ رہنے والا القادر قدرت اور اختیار رکھنے والا' الماجد بزرگی رکھنے والا وغیرہ وغیرہ۔ (2) دوسری قسم کی صفات وہ ہیں جو مخلوق کی پیدائش کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے سلوک اور اس کے نسبتی تعلق پر دلالت کرتی ہیں مثلاً الخالق' المالک وغیرہ وغیرہ (3) تیسری قسم کی صفات وہ ہیں جو بالارادہ ہستیوں کے اچھے اور برے اعمال کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتی ہیں مثلاً رحیم ہے' مالک یوم الدین ہے عفو ہے رؤف ہے وغیرہ وغیرہ۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 309)

صفات تشبیہی و تنزیہی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا کا انسان کے ساتھ ہونا اور ہر ایک چیز پر محیط ہونا یہ خدا کی تشبیہی صفت ہے اور خدا نے قرآن شریف میں اس لئے اس صفت کا ذکر کیا ہے کہ تا وہ انسان پر اپنا قرب ثابت کرے اور خدا کا تمام مخلوقات سے وراء الوراء ہونا اور سب سے برتر اور اعلیٰ اور دور تر ہونا اور تنزہ اور تقدس کے مقام پر ہونا جو مخلوقیت سے دور ہے عرش کے نام سے پکارا جاتا ہے اس صفت کا نام تنزیہی صفت ہے اور خدا نے قرآن شریف میں اس لئے اس صفت کا ذکر کیا تا وہ اس سے اپنی توحید اور اپنا وحدہ لاشریک ہونا اور مخلوق کی صفات سے اپنی ذات کا منزہ ہونا ثابت کرے دوسری قوموں نے خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت یا تو تنزیہی صفت اختیار کی ہے یعنی نرگن کے نام سے پکارا ہے اور یا اس کو سرگن مان کر ایسی تشبیہ قرار دی ہے کہ گویا وہ عین مخلوقات ہے اور ان دونوں صفات کو جمع نہیں کیا مگر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان دونوں صفات کے آئینہ میں اپنا چہرہ دکھلایا ہے اور یہی کمال توحید ہے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 98-99)

اللہ کی صفات کی دو اقسام

خدا تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ایک ذاتی دوسری اضافی۔ ذاتی صفات ان صفات کا نام ہے جو بغیر حاجت وجود مخلوق کے پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اس کی وحدانیت اس کا علم اس کا تقدس اور اضافی صفات ان صفات کا نام ہے جن کا تحقق اور وجود خارج میں پایا جانا مخلوق کے وجود کے بعد ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ کی خالقیت' رازقیت' رحمت اور اس کا تواب ہونا اور اس کی صفت مکالمہ و مخاطبہ۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 184)

صفات ذاتی وغیر ذاتی

ذاتی صفات جن پر کل کائنات کا مدار ہے چار ہیں (1) ربوبیت (2) رحمانیت (3) رحیمیت (4) مالکیت۔ انہی صفات سے کون و مکاں کی ہر چیز مستفیض ہو رہی ہے اور انہی کے فیض سے تمام اشیاء رو پذیر ہو کر مختلف استعدادوں اور قابلیتوں سے متصف ہو کر اپنے کمالات کو پہنچ رہی ہیں۔ اور صفت غضب ذاتی نہیں بلکہ وہ بعض اشخاص کے لئے عدم قابلیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے اور اسی طرح صفت اضلال کا ظہور گمراہوں کی کجی کے بعد ہوتا ہے۔

(کرامات الصادقین (ترجمہ از عربی) روحانی خزائن جلد 7 ص 128-129)

بعض صفات کا اضافی حدوث

بعض صفات باری کی نسبت اضافی حدوث مانا جاتا ہے جیسا کہ جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو خدا کا علم جو واقع کے مطابق ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ وہ پیٹ میں ہے اور جب بچہ پیدا ہو کر اپنی حالت میں ایک تغیر پیدا کرتا ہے تو خدا کے علم میں بھی وہ تغیر آجاتا ہے مگر باوصف اس کے خدا کی سب صفات قدیم ہیں۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 168)

اللہ تعالیٰ کی بعض صفات جوڑے کی حیثیت رکھتی ہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اس کے وجود کو ظاہر کرتی ہیں مثلاً خبردار رہنا اور ادنیٰ سے ادنیٰ تغیر کو بھی غائب نہ ہونے دینا یہ کام ایک لطیف ہستی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یعنی ایسی ہستی کے بغیر جو موجودات کے ہر ذرے سے ایک کامل اتصال رکھتی ہو۔ پس خبیر کی صفت لطیف کے لئے بمنزلہ جوڑے کے ہے کہ اس کے ذریعہ اس کا بھی ظہور ہوتا ہے یا ان دونوں کا آپس میں روح اور جسم کا تعلق ہے کہ ایک نہ ہو تو دوسری صفت بھی ثابت نہیں ہوتی اور دوسری نہ ہو تو پہلی صفت بھی ثابت نہیں۔ اگر خبیر کی صفت وھو یدرک الابصار سے ثابت نہ ہوتی تو لاتدرکہ الابصار بھی ثابت نہ ہوتا بلکہ عدم ثابت ہوتا اس کے مقابلہ میں اگر لاتدرکہ الابصار ثابت نہ ہوتا یعنی اس کا لطیف ہونا تو خبیر کی صفت بھی نہیں رہ سکتی تھی کیونکہ جو وجود کامل اتصال نہیں رکھتا وہ خبیر بھی نہیں ہو سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 49)

صفات کا باہمی ربط

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

تمام صفات باہم ربط اور تعلق رکھتی ہیں

ربوبیت کا رحمانیت کے ساتھ اور رحمانیت کا رحیمیت کے ساتھ اور رحیمیت کا مالکیت کے ساتھ مغفرت کا علم کے ساتھ اور علم کا حکمت کے ساتھ الغرض تمام صفات باری ایک دوسرے کے ساتھ باہم ربط اور تعلق رکھتی ہیں اگر ہم صفات کو دائرے قرار دے لیں تو سمجھنا آسان ہوگا کہ تمام دائرے ایک دوسرے کے اندر سے ہو کر گزر رہے ہیں اور ہر دائرہ اپنے سے پہلے اور بعد کے دائرے بلکہ تمام دائروں سے تعلق رکھتا ہے۔

جامع صفات

خدا تعالیٰ کی بہت سی صفات ایسی ہیں جن سے پھر اور مختلف صفات پھوٹتی ہیں چونکہ عربی زبان اپنی فصاحت وبلاغت اور ام الالسنہ ہونے کی وجہ سے وہ واحد زبان ہے جو حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات پیش کرنے کی متحمل ہو سکتی تھی اس لئے ذات باری نے قرآن کریم عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں اپنی صفات کا ذکر کیا۔ عربی کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ایک مادہ سے کئی معانی ابھرتے ہیں گویا ایک مادہ کئی معانی پر مشتمل ہوتا ہے پس خدا تعالیٰ کی صفات بھی کئی کئی معنوں پر مشتمل ہیں گویا ایک صفت سے کئی اور صفات بھی پھوٹتی ہیں مثلاً خدا تعالیٰ کی صفت "رب" ہے لسان العرب لا امام ابن منظور میں اس کے مندرجہ ذیل معانی درج ہیں۔ (1) مالک (2) سید (3) مدبر (4) مربی (5) قیم (6) منعم (7) صاحب (8) متمم۔

صفات مترادفہ اور ان کے معانی میں لطیف فرق

بعض صفات مکرر نظر آتی ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر ایک لطیف فرق ہے۔ مثلاً پیدائش کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کئی صفات بیان ہوئی ہیں جیسے خالق کل شئی۔ البدیع' الفاطر' الخالق' الباری' المعید' المصور' الرّب۔ یہ صفات بظاہر ملتی جلتی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت یہ مختلف ممتاز معنوں پر دلالت کرتی ہیں۔ خالق کل شئی میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ روح اور مادہ کا بھی پیدا کرنے والا ہے کیونکہ بعض قومیں خدا تعالیٰ کو صرف جوڑنے جاڑنے کا موجب سمجھتی ہیں بسیط مادے کا خالق نہیں سمجھتیں۔ ان کا خیال ہے کہ مادہ اور روح بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی اور ابدی ہیں اگر خالی لفظ خالق ہوتا تو لوگ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کو خالق مانتے ہیں مگر ہمارے نزدیک خالق کے یہ معنے ہیں کہ وہ ان چیزوں کو جوڑ جاڑ کر ایک نئی شکل دے دیتا ہے۔ ان لوگوں کی اس تاویل کی وجہ سے قرآن کریم کا حقیقی منشاء واضح اور روشن طور پر ثابت نہ ہو سکتا۔ پس خالق کل شئی کی صفت نے محض خلق کی صفت سے ایک زائد مضمون بیان کیا ہے۔ بدیع کا مفہوم یہ ہے کہ نظام عالم کا ڈیزائن اور نقشہ خدا تعالیٰ نے بنایا ہے گویا یہ اتفاقی نہیں یا موجودات میں سے کسی کی نقل نہیں۔ فطر کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کو پھاڑ کر اس میں سے مادہ کو نکالنا۔ پس فاطر کی صفت سے اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مادہ پیدا کیا اس کے اندر اس نے مخفی ارتقاء کی طاقتیں رکھیں اور اپنے وقت پر وہ پردے جو ان طاقتوں کو دبائے ہوئے تھے ان کو اس نے پھاڑ دیا..... المصور کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہر چیز کو ایک خاص شکل خدا تعالیٰ نے دی ہے جو اس کے مناسب حال ہے..... الرب کی صفت ان معنوں پر دلالت کرتی ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اس کی طاقتوں کو تدریجی طور پر بڑھاتے چلے جانا اور کمال تک پہنچانا۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 309۔310)

خدا تعالیٰ اپنی ذات' صفات اور افعال میں یکتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یلاش خدا کا ہی نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ یالا شریک اس نام کے الہام سے یہ غرض ہے کہ کوئی انسان کسی ایسی قابل تعریف صفت یا اسم یا فعل سے مخصوص نہیں ہے جو وہ صفت یا اسم یا فعل کسی دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ یہی سر ہے جس کی وجہ سے ہر ایک نبی کی صفات اور معجزات اظلال کے رنگ میں اس کی امت کے خاص لوگوں میں ظاہر ہوتی ہیں جو اس کے جوہر سے مناسبت تامہ رکھتے ہیں تا کسی خصوصیت کے دھوکا میں جہلاء امت کے کسی نبی کو لاشریک نہ ٹھہرائیں۔ یہ سخت کفر ہے جو کسی نبی کو یلاش کا نام دیا جائے کسی نبی کا کوئی معجزہ یا اور کوئی خارق عادت امر ایسا نہیں ہے جس میں ہزارہا اور لوگ شریک نہ ہوں۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 ص 203)

بے مثل وجود

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

صفات کا معاملہ ایسا ہے کہ ان کی حقیقت ہمیشہ بلحاظ اپنے موصوف کے بدل جایا کرتی ہے مثلاً بیٹھنا ہماری صفت ہے جس سے ہم ہر روز متصف ہوتے ہیں مگر ایک بڑے ساہوکار یا کسی امیر کا عروج کے بعد بیٹھ جانا ہمارے روزمرہ کے بیٹھ جانے سے نرالا ہوگا۔ برسات کے دنوں میں مینہ کے زور سے دیوار کا بیٹھ جانا پہلے بیٹھنوں سے بالکل الگ ہوگا۔ اور ایک بادشاہ کا تخت پر بیٹھ جانا کوئی اور ہی حقیقت رکھے گا۔ ان مثالوں میں دیکھ لو۔ بیٹھنا ایک صفت ہے مگر بلحاظ تبدل موصوفین کے اس صفت کی ایک قسم دوسری قسم سے بالکل علیحدہ ہے۔ اب ان سب سے ایک لطیف بیٹھنا سنو! جس کی حقیقت ان تمام بیٹھنوں سے بالکل الگ ہے وہ بیٹھنا کیا ہے۔ کسی کی محبت کا کسی کے دل میں بیٹھ جانا اور کسی کی عداوت کا کسی کے دل میں بیٹھ جانا۔ کسی کے کلام کا کسی کے دل میں گھر کر لینا یا بیٹھ جانا۔ جب (۔) باری تعالیٰ کو لیس کمثلہ شئی (الشوریٰ: 12) انوپیم بے مانند مانا ہے تو اس بات کا تسلیم کرنا ہر عاقل منصف کا فرض ہے کہ وہ اس کی تمام صفات بھی اس پاک موصوف کی طرح لیس کمثلہ اور انوپیم (۔) بے مانند مانتے ہوں گے۔ اس کی قدرت' اس کی طاقت' اس کا علم' اس کی حیات' اس کا موجود ہونا' اس کا ازلی ہونا اس کا ابدی ہونا اس کا ید اس کا وجہ اس کی ساق اس کا کشف اس کا عرش پر بیٹھنا سب بے مثل ہوگا چونکہ ہم اس کی ذات سے کوئی مشابہت نہیں رکھتے اس لئے ہماری کوئی صفت اس کی کسی صفت سے مشابہ نہ ہوگی۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 185۔186)

تلوّن بھی رحمت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا تلوّن بھی رحمت ہے۔ دیکھو یونس علیہ السلام کی قوم کے معاملہ میں قطعی الہام دے کر جب لوگوں نے چیخنا چلانا شروع کیا تو عذاب ٹلا دیا اور رحمت کے ساتھ ان پر نگاہ کی۔ پس خدا کے تلوّن میں بھی ایک خاص لطف ہے۔ مگر اس کو وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو اس کے سامنے روتے اور عجزونیاز ظاہر کرتے ہیں۔ بارہا تعجب آتا ہے کہ لوگ اپنے جیسے انسان کی خوشامد تو کرتے ہیں مگر افسوس خدا کی خوشامد نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد اول ص 155)

انسانی استعداد کے لحاظ سے اس کی صفات میں تغیر و تبدل

فطرتوں کی کمی بیشی کی وجہ سے وہ چہرہ کہیں چھوٹا ہو جاتا ہے اور کہیں بڑا جیسے مثلاً ایک بڑا چہرہ ایک آرسی کے شیشہ میں نہایت چھوٹا معلوم ہوتا ہے مگر وہی چہرہ ایک بڑے شیشہ میں بڑا دکھائی دیتا ہے مگر شیشہ خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا چہرہ کے تمام اعضاء اور نقوش دکھا دیتا ہے صرف یہ فرق ہے کہ چھوٹا شیشہ پورا مقدار چہرہ کا دکھا نہیں سکتا سو جس طرح چھوٹے اور بڑے شیشہ میں یہ کمی بیشی پائی جاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات اگرچہ قدیم اور غیر متبدل ہے مگر انسانی استعداد کے لحاظ سے اس میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس قدر فرق نمودار ہو جاتے ہیں کہ گویا اظہار صفات کے لحاظ سے جو زید کا خدا ہے اس سے بڑھ کر وہ خدا ہے جو بکر کا خدا ہے اس سے بڑھ کر وہ جو خالد کا خدا ہے مگر خدا تین نہیں خدا ایک ہی ہے صرف تجلیات مختلفہ کی وجہ سے اس کی شانیں مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت ﷺ کا خدا ایک ہی ہے تین خدا نہیں ہیں مگر مختلف تجلیات کی رو سے اسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہو گئیں۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 28)

انسانی سلوک کے لحاظ سے اظہار صفات میں تغیر

خدا تعالیٰ دنیا میں تین قسم کے کام کیا کرتا ہے خدائی کی حیثیت سے دوسرے دوست کی حیثیت سے تیسرے دشمن کی حیثیت سے۔ جو کام عام مخلوقات سے ہوتے ہیں وہ محض خدائی حیثیت سے ہوتے ہیں اور جو کام محبین اور محبوبین سے ہوتے ہیں وہ نہ صرف خدائی حیثیت سے بلکہ دوستی کی حیثیت کا رنگ ان پر غالب ہوتا ہے اور صریح دنیا کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا اس شخص کی دوستانہ طور پر حمایت کر رہا ہے۔ اور جو کام دشمنوں کی حیثیت سے ہوتے ہیں ان کے ساتھ ایک موذی عذاب ہوتا ہے اور ایسے نشان ظاہر ہوتے ہیں جن سے صریح دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم یا اس شخص سے دشمنی کر رہا ہے۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 ص 517۔518)

خدا کی خارق عادت قدرتیں اور تجلیات مختلفہ

باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

خدا تعالیٰ اپنے اولیاء کے لئے نئے چولوں میں ظاہر ہوتا ہے گویا وہ کوئی دوسرا خدا ہے جسے دنیا نہ جانتی ہے اور نہ پہچانتی ہے۔ پس وہ ان کے لئے ایسے ایسے کام سرانجام دیتا ہے جن کی نظیر ملنا ممکن نہیں۔ لیکن وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہو۔

(مواہب الرحمان روحانی خزائن جلد 19 ص 231)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات اپنے اپنے وقتوں میں اپنا کام کر رہی ہیں مثلاً ایک وقت دن کا ہے ایک رات کا۔ ایک نور کا۔ ایک ظلمات کا۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 150)

جاری ہے

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب

ٹیلی فون - چند اہم مشورے

آج کل ٹیلی فون کا استعمال بہت عام ہو گیا ہے اور نہ صرف یہ کہ اپنے قصبہ یا شہر میں بلکہ دوسرے شہروں اور دوسرے ملکوں سے رابطہ کے لئے ڈائریکٹ ڈائیلنگ کی سہولت بھی میسر ہے۔ جہاں اس کے فوائد بہت سے ہیں وہاں نقصانات بھی ہیں۔ بجائے خط لکھنے کے اب زیادہ تر فون کرنے کو ترجیح دی جاتی ہے جس پر خاصا خرچ آتا ہے۔ غور کیا جائے تو کئی ٹیلی فون کالز سے بچا جا سکتا ہے جس سے خاصی رقم کی بچت ہو گی جو کہ اور بیسیوں مفید کاموں پر صرف کی جا سکے گی۔ پھر یہ کہ فالتو باتیں کافی وقت لے جاتی ہیں۔ جب بھی کوئی فون کرنا ضروری ہو تو جو بات کرنی ہے اسے پہلے مختصر الفاظ میں لکھ لینا بہتر ہوتا ہے۔ اس طرح کم سے کم وقت میں بہت سی باتیں کی جا سکتی ہیں۔ جتنا وقت کم خرچ ہو گا۔ اتنی ہی کال پر لاگت کم آئے گی۔ بعض اوقات کسی کو تلاش کرنے میں لوگ کافی وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ مثلاً آپ نے فون کیا کہ فلاں صاحب ہیں؟ آگے سے جواب ملا کہ فلاں صاحب میز (یا گھر) پر نہیں اس پر اکثر یہ کہہ کر بات ختم کر دی جاتی ہے کہ "میں دوبارہ فون کروں گا" اور نہ اپنا نام بتایا جاتا ہے نہ کام۔ اس طرح ممکن ہے آپ کو کئی بار فون کرنا پڑے تب جا کر مطلوبہ شخص سے بات ہو سکے۔ بہتر یہ ہوتا ہے کہ بات معین کی جائے۔ ایسے موقع پر اگلے شخص سے پوچھنا چاہئے کہ اگر (مطلوبہ) صاحب نہیں تو انہیں ملنے یا بات کرنے کا کیا طریق ہے؟ کیا ان سے بات کروانے کے لئے آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟ نیز یہ ضرور بتانا چاہئے کہ آپ کون ہیں اور کس غرض کے لئے فون کیا ہے۔ اس طرح یا تو وہ آپ کو مطلوبہ شخص تلاش کر کے اس سے بات کروا دے گا۔ یا آپ کو واپس فون کرنے کے لئے متعلقہ شخص کو معین پیغام دے سکے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس غرض کے لئے آپ اس سے بات کرنا چاہتے ہیں اگلا شخص آپ کی وہ غرض ہی پوری کر دے اور مطلوبہ کام ہو جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اگر دوبارہ بات کریں گے تو پیغام معین دیں کہ فلاں وقت دوبارہ کال کریں گے یا یہ کہ اب آپ فلاں وقت تک فلاں نمبر پر مل سکتے ہیں۔ غیر معین بات وقت کے ضیاع کا موجب ہوتی ہے اور پیسے کا بھی اور بعض اوقات خواہ مخواہ پریشانی کا باعث۔

اس سلسلہ میں ایک بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ کال کے دوران کوئی چیز چیک کرنے یا معلوم کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں "ذرا ایک سیکنڈ انتظار کرنا" اور فون ہولڈ کروا کر کافی وقت کے بعد لائن پر آتے ہیں۔ حالانکہ بات صحیح کرنی چاہئے۔ اور کہہ دینا چاہئے۔ اسے چیک کرنے یا معلوم کرنے کے لئے دو تین منٹ لگ جائیں گے کیا آپ اتنی دیر فون ہولڈ رکھیں گے؟ یا یہ پسند کریں گے کہ میں آپ کو دوبارہ فون کر لوں۔ اب اگلے شخص کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ ایک دو منٹ انتظار کرے یا دوبارہ بات کرنا پسند کرے اور اسے خواہ مخواہ پریشانی بھی نہ ہو گی وقت بھی بچے گا اور اس طرح کال کا خرچہ بھی کم ہو گا۔ نیز فون ہولڈ کروا کر جلدی جلدی مطلوبہ معلومات حاصل کرنے میں اور آگے بتانے میں ہو سکتا ہے آپ سے غلطی ہو جائے جس کی اصلاح کے لئے پھر ایک دفعہ فون کرنا پڑے۔ فون پر بات بھی مختصر کرنی چاہئے۔ زیادہ دیر بات کر کے لائن ہولڈ رکھ کر ممکن ہے کوئی اور ضروری کال آپ کی آرہی ہو بوجہ لائن مصروف ہونے کے آپ سے مل نہ رہی ہو نتیجتاً کوئی ایسا نقصان ہو جاوے جس کا بعد میں افسوس ہو۔ بعض اوقات کسی غلط فہمی سے یا شرارت کے تحت آپ کے فون پر کال آرہی ہو تو ایسی صورت میں مناسب ہوتا ہے کہ کوئی جواب دے کر الجھنے یا ناراض ہونے یا سوال جواب کرنے کی بجائے خاموش رہا جاوے اس طرح اگلا شخص مایوس ہو کر یہ طریق چھوڑ دے گا۔ اگر آپ کو کال کرنے پر غلط نمبر ملتا ہو تو ان سے درخواست کریں ذرا ہولڈ رکھیں میں صحیح نمبر رنگ کر رہا ہوں۔ آپ کے ہولڈ رکھنے سے دوسری کوشش ہو سکتا ہے کامیاب ہو کر صحیح نمبر مجھے مل جائے۔

ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ فون کے قریب کاغذ اور قلم ہر وقت موجود رہے تاکہ ضروری پیغام نوٹ کیا جا سکے۔ بعض اوقات اس کی تلاش میں نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ اگر بیرونی شہر کی کال ہو تو رقم کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔ اس سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ماخوذ

خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی

مفید مکھیوں اور چھوٹے کیڑوں کی اعلیٰ خدمات

دنیا میں پھول اور نادر پودے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں اور ان کی افزائش کے لئے قدرت نے ایسا انتظام کیا ہے کہ انسان کو اس کے لئے کوئی بھی محنت نہیں کرنی پڑتی کروڑہا قسم کے کیڑے مکوڑے، مکھیاں، پرندے اور اس کے علاوہ ہوا کے ذریعے پھولوں کا زرگل (یا آپ اسے پھولوں کا پاؤڈر بھی کہہ سکتے ہیں) ایک پودے کے پھولوں سے دوسرے پودے کے پھولوں پر پہنچتا ہے اور اس طرح نئے پھول اور ان پھولوں کے پودوں کی افزائش کا باعث بنتا ہے۔

یہ افزائش کا نظام جب سے دنیا میں معرض وجود میں آیا ہے انتہائی خوبی کے ساتھ چل رہا تھا لیکن اس دور کے انسان نے زرعی ترقی کے نام پر ایسی کیڑے مار دوائیں ایجاد اور استعمال کیں جن سے لاکھوں قسم کے کیڑے مکوڑے اور مکھیاں مرنے لگیں حتیٰ کہ بعض کی نسل ہی ناپید ہو گئی۔ اور چونکہ یہ کیڑے مکوڑے پھولوں کے لئے زرگل مہیا کرتے تھے اس کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور ایسے تمام خوبصورت اور نادر پھول اور پودے جن کا انحصار ان کیڑوں مکوڑوں اور مکھیوں پر تھا ختم ہونے لگے اور ان کی نسلیں ناپید ہونے لگیں۔

شہد کی مکھی

امریکہ میں شہد کی مکھی کو پھولوں کی افزائش کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ نر پھولوں کا "بور" مادہ پھولوں تک پہنچاتی ہے اور اس طرح پھول اور پھل شہد کی مکھی کی وجہ سے ہی اپنی خوبصورتی اور رنگوں سے دنیا کے منظر کو خوشنما بناتے ہیں بلکہ اپنی نسل کا سلسلہ بھی جاری رکھتے ہیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہاں شہد کی مکھی کی نسل میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔ جس کا سبب کیڑے مار اور جراثیم کش ادویات ہیں۔ دو سال کے عرصہ میں ان شہد کی مکھیوں کی تعداد نصف رہ گئی ہے اور جنگلی شہد کی مکھیوں کی تو 90 فیصد تعداد مر چکی ہے۔ اس سے نہ صرف شہد کی پیداوار کم ہوئی ہے بلکہ خوبصورت اور نادر پھول بھی اگنا بند ہو گئے ہیں۔

زرعی ادویات

پھولوں اور پھلوں کی افزائش کے لئے یہ خطرہ صرف امریکہ ہی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی انہی ادویات کے استعمال کی وجہ سے یہی مسئلہ سامنے آ رہا ہے۔ ان علاقوں میں بھی تتلیاں، پرندے، اور دوسرے بے شمار اڑنے والے کیڑے مکوڑے پھولوں اور پھلوں کی افزائش کا وسیلہ ہیں جوں جوں یہ ختم ہو رہے ہیں پھولوں کی مختلف اقسام بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو رہی ہیں کیونکہ قدرت کے نظام کو زہریلی ادویات کے ذریعہ درہم برہم کر دیا گیا ہے۔ اور اگر اس کا کوئی سدباب نہ کیا گیا اور جراثیم کش ادویات نے ان مفید کیڑوں کی تباہی جاری رکھی تو ہم بہت سے خوبصورت اور حسین پھولوں کو دیکھنے کے لئے ترس جائیں گے بلکہ اس عمل سے بہت سارے پھولوں کی افزائش بھی متاثر ہو گی۔

خوراک

پھولوں کی بے شمار اقسام انسانی خوراک کے لئے بھی استعمال ہوتی ہیں۔ ان پھولوں اور فلاورنگ پودوں میں سے 90 فیصد کے لئے "بور" ایک ایسی ضرورت ہے جس کا دوسرا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ عمل زیادہ تر جنگلی مکھیاں' اور کیڑے مکوڑے انجام دیتے ہیں اسی طرح کئی پھول اور پودے ہیں جن سے ادویات تیار ہوتی ہیں۔ اس لئے نہ صرف ظاہری نمود و نمائش کے لئے بلکہ انسان کی بقا کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان مکھیوں جانوروں کیڑے مکوڑوں کی نسلوں کی حفاظت کی جائے تاکہ زرگل کے پھیلاؤ کا عمل جاری رہے اور اس کے ساتھ ہی پھولوں اور پھلوں کے پودے انسان کی خدمت کرتے رہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ تمام جانور اور کیڑے مکوڑے قدرت کی طرف سے تفویض کردہ فرائض انجام نہ دیں تو ہماری خوراک میں ہائیڈرو کاربوریٹس کی مقدار بڑھ جائے گی اور وٹامنز کی تعداد کم ہو جائے گی۔

دنیا میں آج ماحولیات کی خرابی اور اوزون کی لہر کی کمی کا رونا تو رویا جاتا ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم مسئلہ زرعی زہریلی ادویات سے ان مفید جانوروں اور کیڑوں کے ناپید ہونے کا تعلق ہے جس سے پھولوں اور پھلوں کے پودے خود بخود ہی ناپید ہو جائیں گے اور انسان نہ صرف خوراک بلکہ ادویات سے بھی محروم ہو جائے گا جو کہ ایک نہایت ہی خوفناک صورت حال ہو گی جس کا مداوا فوری طور پر کیا جانا چاہئے۔

زرگل کا نظام

اگرچہ بہت سے پودے از خود افزائشی عمل سے "مسلح" ہوتے ہیں لیکن 80 فیصد پھول اور پودے نر اور مادہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور جس طرح نر اور مادہ کے ملاپ کے بغیر پیداواری عمل جاری نہیں ہوتا اسی طرح مادہ پھولوں کو بھی باہر سے پاؤڈر کی شکل میں نر کے "زرگل" کی ضرورت ہوتی ہے۔ زرگل پہنچانے کا یہ کام پروں والے کیڑے مکوڑے اور مکھیاں انجام دیتے ہیں اور انہیں پودوں پر بکھیرتے چلے جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں ہوا بھی یہ کام کرتی ہے لیکن زیادہ تر یہ کام یہ چھوٹی مخلوق ہی ادا کرتی ہے۔ یہ کام جتنا بہتر ہو گا اور جتنا وسیع ہو گا بیجوں اور پھلوں کی پیداوار اتنی ہی اچھی ہو گی۔ مثال کے طور پر ایک سیب کے اندر دس بیج ہوتے ہیں جب یہ افزائشی عمل بہتر ہوتا ہے تو پودے میں دس بیج بنتے ہیں اور صحت مند سیب پیدا ہوتا ہے۔ اگر آدھے بیج بنیں تو سیب بھی چھوٹا بنے گا اور دس بیجوں والے سیب سے کم مزیدار اور کم صحت مند ہو گا۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف شہد کی مکھی کی وجہ سے بیس سے زائد اقسام کی سبزیاں پھل اور نباتاتی پودے افزائش کے مراحل طے کرتے ہیں۔ ان میں الفلفا نامی جڑی بوٹی بھی شامل ہے جس سے پوری دنیا میں بھوک لگنے والی دوا تیار کی جاتی ہے۔ پھولوں میں سورج مکھی اور پھلوں میں سیب کا پودا شامل ہیں۔

امریکہ کے ایک سائنس دان نے انتباہ کیا ہے کہ اگر ہم نے ایسی مفید مکھیوں اور چھوٹے کیڑے مکوڑوں کا قتل عام بند نہ کیا جو پھولوں کی افزائش کا کام سرانجام دیتے ہیں تو ہم جو خوراک اور پھل کھائیں گے ان میں نہ تو ذائقہ ہو گا اور نہ ہی ان میں وٹامنز ہوں گے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ کرہ ارض حسین پھولوں سے بھی محروم ہو جائے گا۔

کھیل کھلاڑی

عبدالحلیم سحر صاحب

ہاکی ماضی و حال کے آئینے میں

قدیم کھیل کہتے ہیں کہ ہاکی کا کھیل اتنا ہی پرانا ہے جتنی انسان کی تاریخ، ہاکی سے ملتا جلتا ایک کھیل ایران کے قدیم باشندوں میں بھی مقبول تھا اسی طرح کا کھیل رومنوں اور یونانیوں کے ہاں رائج تھا۔

ہاکی کے متعلق سب سے قابل اعتماد ثبوت 1922ء میں ایتھنز میں دریافت ہونے والی تھیمستو کلیئر (525-460 ق-م) کی کندہ کی ہوئی ایک تصویر ہے۔ اس تصویر کو دیوار پر بنایا گیا تھا اس میں چھ کھلاڑیوں کو ہاکی سے مشابہہ ایک کھیل کھیلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

مورخین کی رائے کے مطابق گیند اور سٹک سے کھیلا جانے والا یہ سب سے پرانا کھیل ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کھیل کا آغاز تقریباً 200 قبل مسیح ایران میں ہوا۔

یہ بہت پرانی بات ہے فرانس میں ایک کھیل شروع ہوا جس کا نام Hoquet تھا۔ جو فرانسیسی زبان میں "گڈریے کی چھڑی" کو کہتے ہیں۔ یہاں سے یہ کھیل انگلستان میں آیا جہاں اس کا نام ہاکی رکھا گیا وہیں سے اس میں جدت پیدا ہوئی۔

زمانہ حال میں 1886ء میں انگلستان میں سات کلب بنے۔ 1887ء میں پہلا کاؤنٹی میچ سرے اور مڈل سکس کے درمیان کھیلا گیا۔ ہاکی کا پہلا بین الاقوامی میچ 1895ء میں انگلینڈ بمقابلہ آئرلینڈ رجمنڈ کے مقابلہ میں کھیلا گیا۔ آہستہ آہستہ یہ کھیل پورے یورپ میں مقبول ہو تا گیا۔

ہندوستان میں یہ کھیل برطانیہ سے آیا۔ اس کا آغاز یہاں پہ اٹھارویں صدی کے آخر میں ہوا۔ یہ کھیل انگریز فوجی کمپنیوں میں محدود حد تک کھیلا جاتا تھا۔

لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں یہ کھیل اس علاقہ میں بہت تیزی سے مقبول ہوا کہ دس سال کے اندر اندر سکولوں، کالجوں اور ہر فوجی رجمنٹ میں کھیلا جانے لگا۔ قلیل عرصہ میں برصغیر پاک و ہند میں ہاکی کے ہزاروں کلب بن گئے۔

1908ء تک ہاکی اولمپک گیمز میں شامل نہیں تھی۔ اسی سال ہاکی کو اولمپک کھیلوں میں شامل کیا گیا پہلا مقابلہ لندن میں ہوا جس میں برطانیہ نے طلائی تمغہ جیتا۔ جنگ عظیم اول سے پہلے ہاکی کا کھیل کافی مقبول ہو چکا تھا۔

1925ء میں ہاکی کے بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے انڈین ہاکی فیڈریشن قائم ہوئی۔ 1928ء میں برصغیر کی ہاکی ٹیم نے پہلی دفعہ ایمسٹرڈم کے مقام پر اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا۔ اور سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ یہ اعزاز 1936ء تک برقرار رہا۔ چونکہ 1940ء اور 1944ء میں جنگ عظیم دوم کی وجہ سے اولمپک کھیل نہ ہو سکے اس لئے یہ عرصہ ہاکی کے لئے موزوں نہ رہا 1960ء تک طلائی تمغہ برصغیر پاک و ہند کی ٹیم کے پاس رہا۔ اسی دوران ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دے دیا گیا۔

برصغیر پاک و ہند کی زمین اس خوبصورت کھیل کے لئے انتہائی زرخیز ثابت ہوئی بہت کم عرصہ میں یہاں کے کھلاڑیوں نے ہاکی کے میدان میں اپنی مہارت کا لوہا منوا لیا۔ اسی دوران جرمنی کی ٹیم بھی کافی اچھی ابھر کر سامنے آئی۔

پاکستان کی کامیابیاں پاکستان 1947ء میں وجود میں آیا۔ پاکستان 1948ء کے اولمپک مقابلوں میں مالی وسائل کی وجہ سے شرکت کے قابل نہ تھا۔ لیکن جب قائداعظم کو اس چیز کا علم ہوا تو انہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اعلان فرمایا کہ پاکستان لندن میں ہونے والے اولمپکس مقابلہ جات میں ضرور شرکت کرے گا۔

پاکستان نے 1956ء میں ملبورن میں پہلی کامیابی حاصل کر کے نقرئی تمغہ حاصل کیا۔ 1958ء میں پاکستان نے ٹوکیو کے ایشائی کھیلوں میں بھارت کو شکست دے کر سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ 1960ء میں روم کے اولمپکس مقابلوں میں پاکستان نے بھارت کے مقابلے میں ایک گول سے اولمپکس چیمپیئن کا اعزاز حاصل کیا۔ اسی طرح 1964ء اور 1966ء میں پاکستان اولمپک اور ایشین گیمز میں دوسرے نمبر پر رہا۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر پاکستان کے کھلاڑیوں نے اپنا لوہا منوایا اور میکسیکو اولمپکس میں پھر سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ فائنل میں پاکستان نے آسٹریلیا کو شکست دی۔

کھیل کی ترتیب کھیل کی پوزیشنیں اس طرح ہوتی ہیں۔

گول کیپر، فل بیکس، سینٹر ہاف، رائٹ ہاف، لیفٹ ہاف، رائٹ آؤٹ، رائٹ ان، سینٹر فارورڈ، لیفٹ ان، لیفٹ آؤٹ، ہاکی کے کھیل میں گیارہ گیارہ کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ ہاکی کی شہرت گھاس کے میدانوں سے ہوئی۔ کھلاڑیوں نے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ جوں جوں ہاکی میں جدت پیدا ہوئی ساتھ ساتھ میدانوں میں بھی تبدیلیاں ہوتی گئیں اب مصنوعی گھاس یعنی آسٹروٹرف پر ہاکی کا کھیل اپنے عروج پر ہے یہاں تیز ترین ہاکی دیکھنے کو ملتی ہے۔ گھاس کے میدان کے نسبت یہاں کھلاڑیوں کو زیادہ چاق و چوبند اور محنت کے ساتھ کھیلنا پڑتا ہے۔

ہاکی میں دو ایمپائر ہوتے ہیں جو کھیل کو کنٹرول کرتے ہیں۔

میدان کی پیمائش ہاکی کا میدان ایک سو گز لمبا اور ساٹھ گز چوڑا ہوتا ہے۔ میدان کی سطح ہموار اور گھاس عمدگی سے کٹی ہوئی ہو۔

گول۔ گول دو انچ چوڑے اور چار گز کے فاصلے پر کھڑے کئے گئے دو عمودی ستونوں اور ان کے اوپر رکھی ہوئی ایک لکڑی کی پھٹی سے بنتا ہے۔ ستونوں کو گول لائن کے درمیان میں باہر کی لائن کو چھوتے ہوئے گاڑنا چاہئے۔ پیچھے کی طرف گول کی گہرائی چار فٹ (کم از کم) ہونی چاہئے۔ ستونوں کے نیچے اٹھارہ انچ چوڑائی کے گول بورڈز لگائے جاتے ہیں۔ ستونوں کے اوپر ایک جال اچھی طرح کس دیا جاتا ہے۔ کھیل کا وقت دونوں ہاف ملا کر کل 70 منٹ بنتا ہے۔ ہاکی کا گیند سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

ہاکی کا کھیل اس وقت تقریباً دنیا کے اکثر ممالک میں بہت مقبول ہے۔ کسی زمانے میں پاکستان اور بھارت کی ٹیموں نے اس کھیل میں پوری دنیا میں تہلکہ مچا رکھا تھا لیکن آہستہ آہستہ یورپ نے اس کھیل میں کافی ترقی کی۔ جرمنی، ہالینڈ، آسٹریلیا کی ٹیمیں اس وقت دنیا کی مضبوط ترین ٹیمیں شمار ہوتی ہیں۔ لمبا عرصہ تک اولمپکس اعزاز، ورلڈ کپ، ایشین ٹیمز، چیمپین ٹرافی وغیرہ کے اعزازات پاکستان اور ہندوستان کی ٹیموں کے پاس ہوتے تھے کبھی پاکستان اول اور انڈیا دوم اور کبھی انڈیا اول اور پاکستان دوم۔ لیکن اب جرمنی، ہالینڈ اور آسٹریلیا کی ٹیمیں اول اور دوم آنے لگی ہیں۔ پاکستان اور انڈیا میں بہت زیادہ ٹیلنٹ موجود ہے۔ صرف منصوبہ بندی اور محنت کی ضرورت ہے۔ کھلاڑیوں کی سلیکشن میں اگر میرٹ اور معیار کو مد نظر رکھا جائے اور مسلسل محنت کی جائے اور سیاست سے اس کھیل کو پاک کر دیا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ یہ دونوں ممالک اس میدان میں پھر سے آگے آجائیں۔

پاکستان میں چھوٹی چھوٹی سطحوں پر ہاکی کے کھیل کو شروع کرنا چاہئے۔ کلبوں کی سطح پر حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ دوسرا کھلاڑیوں کو معاشی لحاظ سے بے فکر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اپنے وطن کی سیر

وحید احمد صاحب

بادشاہی مسجد لاہور

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی بھرپور آمد عہد بنوامیہ میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں ہوئی۔ اور اسلام کی آمد کے ساتھ ہی برصغیر میں خدائے واحد کی عبادت کی غرض سے مساجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ مسلمان جہاں اپنے ساتھ ایک نئی معاشرتی روایت اور اخلاقی تصور لے کر آئے۔ وہیں انہوں نے تعمیرات میں بھی نئی طرز کو متعارف کروایا۔

برصغیر میں مسلمانوں کی تعمیراتی تاریخ میں اہم اور سب سے پہلی باعظمت و پرشکوہ عمارات بھنبور میں تعمیر ہوئیں۔ جو محمد بن قاسم کی آمد سے مرکز اسلام بنا۔ اس کے بعد عمارات کی تعمیر ایک تسلسل کے ساتھ جاری رہی۔ اور ساتھ ہی ساتھ طرز تعمیر میں ارتقاء کا سلسلہ جاری رہا۔

طرز تعمیر میں محرابوں کا استعمال، منقش مقصورے، تزئین کاری، وسیع اور کھلے دالان، گنبد اور مینار آہستہ آہستہ داخل ہوتے رہے۔

بادشاہی مسجد لاہور ایک پرشکوہ اور باوقار عمارت ہے جسے مغلیہ عہد حکومت میں شہنشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر نے 1084ھ بمطابق 1674ء میں تعمیر کروائی اس مسجد میں مغلیہ اور ترکی فن تعمیر کا حسین امتزاج نظر آتا ہے، آرکیٹکچر کے ماہرین اس عمارت کو برصغیر میں مساجد کے طرز تعمیر کے عروج کا نام دیتے ہیں۔ داخلے کا بلند و بالا دروازہ، وسیع دالان اور پچی کاری سے منقش در و دیوار سے مزین نماز پڑھنے کا وسیع و عریض کمرہ، اس مسجد کی شان کو دوبالا کرتے ہیں۔

بادشاہی مسجد میں داخلے کے مرکزی دروازے تک جانے کے لئے حضوری باغ کے شمالی یا جنوبی راستہ سے داخل ہونا پڑتا ہے۔ یہ مسجد زمین سے 20 فٹ اونچے چبوترے پر بنی ہوئی ہے۔ صدر دروازے کے عین سامنے قلعہ شاہی کا کبری دروازہ ہے۔ صدر دروازے سے اندر داخل ہونے کے لئے بائیس قدم کا سنگ سرخ کا ایک زینہ طے کرنا پڑتا ہے۔

مسجد کی تعمیر کے لئے 30 لاکھ روپے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ یہ مسجد اورنگ زیب عالمگیر کے رضاعی بھائی فدائی خان کوکہ کی زیر نگرانی تعمیر ہوئی۔

مسجد کی تعمیر مجموعی طور پر سنگ سرخ سے کی گئی ہے جو فتح پور سیکری سے لایا گیا تھا سرخ پتھروں کی سلوں میں سے بعض پر مغلیہ عہد کے مخصوص گل کار نمونے کندہ ہیں۔ ان کندہ نقوش میں سیاہ اور سفید پتھر لگایا گیا ہے تاکہ سنگ سرخ کے تسلسل کی فضا کو ختم کیا جاسکے۔

مسجد کے تینوں گنبد اور میناروں کی گنبدیاں سفید سنگ مرمر سے مزین ہیں۔ عام تعمیر میں چھوٹی پختہ اینٹ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جس کو شاہجہانی اینٹ کہا جاتا ہے۔ مغلوں کی شاہی عمارات کی طرح اس عمارت میں بھی لکڑی کا استعمال نہیں ہوا۔

صدر دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی وسیع و عریض صحن ہے جس کے درمیان وضو کے لئے تالاب بنا ہوا ہے۔ تالاب کی تعمیر میں سفید سنگ مرمر کا استعمال کیا گیا ہے۔

صحن کے اردگرد تعلیم و تعلم کے لئے اقامتی اور تدریسی کمرے ہیں۔ صدر دروازے کے اوپر والی منزل میں بعض تبرکات ہیں۔ جو روایتاً آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہؓ اور بعض اولیاء کی طرف منسوب سمجھے جاتے ہیں۔

نماز کا ایوان اپنے طرز تعمیر کے لحاظ سے جلال و جمال کا مرقع ہے۔ محراب میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے جو گلکاری سے مزین ہے۔

مسجد کے چار ہشت پہلو مینار ہیں جن میں ہر ایک 3 منزلہ ہے۔ ہر مینار کی اونچائی تقریباً 144 فٹ ہے اس میں اوپر کی چھتریوں کی بلندی شامل نہیں ہے۔ میناروں کی اصل چھتریاں 1840ء کے زلزلے میں ضائع ہو گئی تھیں ان کو دوبارہ بنایا گیا ہے۔

مینار مسلم طرز تعمیر میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ ابتداً ان کی تعمیر دفاعی نقطہ نظر سے کی جاتی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم عبدالشکور خان صاحب ابن مکرم عبدالرشید خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح عزیزہ منیرہ سبین صاحبہ ابن مکرم منور احمد صاحب فاروقی کے ساتھ مبلغ تین ہزار جرمن مارک پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے 13- فروری 99ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بھانجے عزیز مکرم منصور احمد صاحب ناصر کو مورخہ 2- دسمبر98ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام غزالہ منصور عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم چوہدری غفور احمد صاحب کیلگری کینیڈا کی پوتی اور مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک' خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم وسیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ضلع عمر کوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 99-1-29 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے فہیم احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب (صدر جماعت احمدیہ نور نگر) ابن محترم مولوی محمد صادق صاحب کا نواسہ اور محترم ماسٹر رشید احمد صاحب آف محمد آباد کا پوتا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب بچہ کی صحت و سلامتی' نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صنعتی نمائش

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں مورخہ 99-2-23 بروز منگل "صنعتی نمائش" کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ ربوہ کی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ہمراہ تشریف لاکر اس تقریب کو کامیاب بنائیں' صنعتی نمائش کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کے متعدد سٹال لگائے جائیں گے۔

پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ ماریہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی تقریب رخصتانہ مورخہ 23- جنوری 1999ء کو G-86 ماڈل ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئی۔ مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینجر و پبلشر الفضل نے 11- اپریل 1998ء کو عزیزہ ماریہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عبدالماجد صاحب آف کینیڈا ابن مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب آف لویری والا وزیر آباد سے دس ہزار کینیڈین ڈالر پر کیا تھا۔ بارات محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ صدر ربوہ رڈ قضاء کی قیادت میں آئی اور تقریب رخصتانہ بخیروخوبی دعا پر سرانجام پائی۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال کی اہلیہ مکرمہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ کو Breast کینسر ہو گیا ہے۔ گذشتہ دنوں گنگا رام ہسپتال میں کامیاب آپریشن ہوا۔ کیموتھراپی کے کورسز جاری ہیں۔

○ مکرم حنیف احمد قریشی صاحب لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ آپ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت سکھر کے بیٹے اور مکرم پروفیسر قریشی ناصر احمد صاحب اور مکرم قریشی رفیع احمد صاحب اسیران راہ مولیٰ کے بھائی ہیں۔

○ مکرم عبدالغفار صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہرہ داران دفتر خزانہ کا جرمنی میں گلے کا اپریشن ہوا ہے۔

ان سب کے لئے شفاء کامل و عاجلہ کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں نصیر احمد صاحب اپنے خلاف ایک مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ (NFC) فیصل آباد نے 4 سالہ B.Sc کیمیکل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس کا الحاق یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے ہے۔ تعلیمی قابلیت میں F.Sc کم از کم 60% نمبروں کے ساتھ ہے۔ داخلہ سے قبل پری انٹری ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم وغیرہ 400 روپے کے عوض دفتر یا 450 روپے بذریعہ بینک ڈرافٹ ارسال کرکے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم مارچ 99ء ہے۔ ادارہ کا ایڈریس یہ ہے۔

P.O.Box 1012- جڑانوالہ روڈ- فیصل آباد

فون نمبر 725813 -712078 -712079

فیکس نمبر 723911

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم مولوی عبدالغفور صاحب آف پارہ چنار والد مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی 10- فروری 1999ء کو بعمر چھیانوے سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے آپ کو 1926ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ اور کوہاٹ میں کافی عرصہ تک بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ راولپنڈی میں اسی شام ان کی نماز جنازہ مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ نے پڑھائی۔

مرحوم موصی تھے۔ جسد خاکی ربوہ لایا گیا' اور 11- فروری کو مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد بھی مکرم امیر صاحب مقامی نے ہی دعا کرائی۔ اپ بہت نیک عبادت گذار غیور اور مخلص احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ اور مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کی بھاوجہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ مورخہ 99-2-4 کو کینیڈا کے شہر وینکور میں وفات پاگئیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور نہایت مہمان نواز اور غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی خاتون تھیں وینکور میں اپنے بیٹوں چوہدری ادریس احمد شاہین اور چوہدری مبارک احمد صاحب کے پاس رہ رہی تھیں وہیں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کے ایک صاحبزادے داؤد احمد صاحب چوہدری شیزان فیکٹری میں مارکیٹنگ مینجر ہیں۔ جبکہ ایک بیٹا شاہد احمد چوہدری اور بیٹی مبارک نعیم امریکہ میں مقیم ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

وقف جدید کے سلسلہ میں جس حد تک ممکن ہے زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

بقیہ صفحہ 2

نے نہایت خوش مزاجی اور وسعت قلبی کے ساتھ نہ صرف اس کی اجازت دی بلکہ ہر موقعہ پر بھرپور تعاون کیا (یاد رہے کہ تقریباً ایک سال تک مشن ہاؤس کی عمارت تعمیرو مرمت کے کام اور بعض دیگر وجوہات کی بناء پر بند رہی) دعا کے ساتھ اجتماع ختم ہوا۔

اجتماع کے دوران سالانہ صنعتی نمائش بھی لگائی گئی تھی جس میں ممبرات لجنہ و ناصرات کی تیار کردہ اور پیش کردہ اشیاء برائے فروخت رکھی گئیں۔ کل منافع 2472 فرانک حاصل ہوا۔ جماعتی کتب کا سٹال برائے نمائش و فروخت لگایا گیا۔ اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی سہولت کے لئے کھانے' پینے کی اشیاء کے سٹالز بھی لگائے گئے۔ جو منافع حاصل ہوا وہ لجنہ فنڈ میں جمع کروادیا گیا۔ اجتماع کے موقع پر بلکہ اجتماع سے ایک ماہ قبل ہی اعلان کیا گیا۔ کہ ممبرات تنظیم ریڈ کراس کو دینے کے لئے قابل استعمال اچھی حالت میں اشیاء کپڑے' جوتے اور دیگر اشیاء ضرورت جمع کروادیں۔

دوران اجتماع تمام شعبہ جات نے احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ خدا تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں کو بہترین جزاء سے نوازے آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 فروری 99ء)

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 6

تھی مساجد میں ان کو شامل کرنے کا مقصد ازان کی آواز کو دور دور پہنچانا ہے۔ بعد ازاں ان کو مزید جاذب نظر بنانے کے لئے تزئین کاری کے دلچسپ نمونوں سے آراستہ کیا جانے لگا۔ مجموعی طور پر بادشاہی مسجد کی آرائش میں ان باتوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ۔

سنگ مرمر اور سنگ سرخ پر کندہ کاری کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔

سنگ مرمر کے گلکار نمونے تراش کر سرخ پتھروں کے اندر جڑ دیئے گئے ہیں۔

سنگ مرمر کے ابھرواں نمونے تراش کر سرخ پتھروں پر جڑے گئے ہیں۔ اور عام آرائشی طریق سے کام لیا گیا ہے۔ اور پلاسٹر کی ملائم سطح پر مختلف رنگوں سے گلکار نمونے بنائے گئے ہیں۔

بادشاہی مسجد کی تعمیر میں توازن کا ایک ایسا رنگ نظر آتا ہے جو بالعموم آج کی مساجد میں مفقود ہے بادشاہی مسجد اپنی سادگی کے ساتھ ایک نہایت پر شکوہ عمارت ہے اور برصغیر میں تعمیر ہونے والی عمارات میں اس کو اپنے منفرد طرز تعمیر اور وسعت کی وجہ سے ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس لئے دنیا بھر کے سیاح دور دور سے اس تاریخی عمارت کو دیکھنے کے لئے لاہور کا رخ کرتے ہیں۔

★......★......★......★

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 17۔ فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
18۔ فروری غروب آفتاب۔ 5-58
19۔ فروری طلوع فجر۔ 5-21
19۔ فروری طلوع آفتاب 6-45

عالمی خبریں

اسامہ بن لادن کہاں ہیں؟

سعودی نژاد اسامہ بن لادن کے بارہ میں معلوم ہوا ہے کہ وہ قندھار سے غائب ہو گئے ہیں۔ امریکہ اور طالبان دونوں اسامہ بن لادن کی تلاش میں ہیں۔ ایک عربی اخبار الحیات نے خبر دی ہے کہ اسامہ کو حکمت یار کے علاقے میں دیکھا گیا۔ بدھ کو جلال آباد میں بھی دیکھا گیا۔ شمالی اتحاد نے اپنے زیر قبضہ علاقوں میں اسامہ کی موجودگی پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسامہ کی پراسرار گمشدگی کے ضمن میں طالبان کے امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ سے خفیہ مذاکرات اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ سفارتی ذرائع کے مطابق اسامہ کی پراسرار روپوشی کا سبب طالبان امریکہ گٹھ جوڑ ہو سکتا ہے۔ تاہم افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ اسامہ کے لئے افغانستان واپسی کے راستے کھلے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اسامہ کے نئے ٹھکانے کا کوئی علم نہیں۔

اسامہ نے حیرت زدہ کر دیا

عالمی ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ اسامہ بن لادن نے اچانک اپنا ٹھکانہ بدل کر دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اور وہ یکایک ایک بار پھر عالمی ذرائع ابلاغ کا مرکز بن گئے ہیں۔ امریکہ کو اس سے سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ ایک طرف طالبان کے ذرائع اس خبر کی تصدیق کر رہے ہیں کہ اسامہ افغانستان سے چلے گئے ہیں دسری طرف وہ یہ کہتے ہیں کہ اسامہ کے لئے ٹھکانے کا انہیں علم نہیں۔ مختلف اندازوں کے مطابق اسامہ چیچنیا' عراق یا صومالیہ گئے ہوں گے پاکستانی ذرائع کے مطابق وہ چیچنیا گئے ہیں۔

لاکربی تنازعے میں پیش رفت

لیبیا نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ لاکربی تنازعے کے دو لیبیائی باشندوں کو اگر سزا ہوئی تو وہ اپنی سزا سکاٹ لینڈ میں پوری کریں گے۔ یہ حل اقوام متحدہ سیکرٹری جنرل نے تجویز کیا تھا۔ برطانوی وزیر خارجہ رابن کک نے تنازعے میں پیش رفت کو حوصلہ افزا قرار دیا ہے۔ مصر نے بھی کہا ہے کہ وہ تنازعے کے حل میں اپنا کردار ادا کرے گا۔

جبراً ہندو بنانے کا اعلان

بی جے پی کے رکن اسمبلی نے اعلان کیا ہے کہ اس سال ایک لاکھ عیسائیوں کو جبراً ہندو بنا لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عیسائی مشنری سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہندوؤں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔

یلسن کے خلاف مواخذہ

امریکہ کے صدر کلنٹن کے بعد روس کے صدر بورس یلسن کے خلاف مواخذہ کی کارروائی روس کی پارلیمنٹ ڈوما میں جاری ہے خیال ہے کہ یہ کارروائی اسی ہفتے مکمل ہو جائے گی۔ صدر یلسن پر تمام الزامات سیاسی ہیں۔

دلائی لامہ دستبردار

تبت کے دلائی لامہ اپنے علاقے کی مکمل آزادی کے مطالبے سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ دلائی لامہ آزادی کے مطالبے پر کئی سال سے جلاوطن ہیں۔ جلاوطن رہنما نے چین کو غیر مشروط مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔

بہار میں فسادات

بہار میں لالو پرشاد یادیو کی بیگم رابڑی دیوی کی حکومت ختم کرنے کے بعد سارے صوبے میں ہڑتال ہوئی اور جگہ جگہ فسادات ہوئے جن میں 12۔ افراد ہلاک ہو گئے فوج طلب کر لی گئی۔ زیادہ تر اونچی ذات کے ہندوؤں کو قتل کیا گیا۔

عراق کی دھمکی

عراق نے دھمکی دی ہے کہ وہ سعودی عرب اور ترکی کے ان مقامات کو نشانہ بنائے گا جہاں سے امریکی طیارے اڑتے ہیں اور عراق پر حملہ کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

نواز واجپائی ملاقات

بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی 20۔ فروری کو بس کے ذریعے لاہور پہنچیں گے تو سخت حفاظتی انتظامات میں وزیراعظم نواز شریف واہگہ بارڈر پر ان کا استقبال کریں گے اور بھارتی وزیراعظم کو گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔ مسئلہ کشمیر اور ایٹمی معاملات گفتگو کا محور ہوں گے۔ بھارتی وزیراعظم کا دورہ 24 گھنٹے کا ہو گا۔ مذاکرات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس ہو گی۔ دونوں رہنماؤں کی علیحدگی کی ملاقات ناشتے کی میز پر ہو گی۔ تاہم پہلے بیان کئے گئے پروگرام کے مطابق وزیراعظم نواز شریف بس پر بھارتی وزیراعظم کے ساتھ نئی دہلی نہیں جائیں گے۔

پاک بھارت پارلیمانی کانفرنس

پاکستان اور بھارت کے پارلیمانی نمائندوں کی غیر سرکاری کانفرنس کے مقررین نے کہا کہ کشمیر سمیت تمام تنازعات باہمی مذاکرات سے حل کئے جائیں۔ دونوں ملکوں کے عوام کو ایٹمی ہتھیاروں اور جنگ کی تباہ کاریوں سے بچنے اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت ختم کر کے دوستی اور تعاون کی فضا قائم کرنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ اس کانفرنس کا اہتمام جنگ گروپ کے دی نیوز نے کیا تھا۔

سپریم کورٹ کے ریمارکس

فوجی عدالتوں کے قیام کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر درخواستوں کی سماعت کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ کے نو رکنی فل بنچ نے ریمارکس دیئے۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ فوجی عدالتیں ہمارے کنٹرول میں نہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ آئین پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ماضی کا تجربہ گواہ ہے کہ آئین سے جب بھی انحراف کیا گیا ملک کو نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ یہ متوازی عدالتی نظام ہے اٹارنی جنرل نے کہا کہ اگر یہ متوازی نظام ہوتا تو یہ عدالتیں خانگی تنازعات بھی نمٹا رہی ہوتیں۔ فاضل جج نے کہا کہ آپ ہمیں ایک کیس دیں اور کوئی کام نہ کرنا ہو روزانہ شہادتیں فراہم کریں تو ہم ایک ہفتے میں فیصلہ دے سکتے ہیں۔ اٹارنی جنرل نے سوال کیا کہ کیا آپ فوجی عدالتوں پر کنٹرول چاہتے ہیں ایک فاضل جج نے جواب میں کہا کہ سوال کنٹرول کا نہیں دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ انصاف کے نظام کا حصہ بنتی ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ فیصلہ کرنے کی ہمت نہ رکھنے والے جج فارغ کر دیئے جائیں گے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ہم سب عام انسان ہیں خوفزدہ ہو جاتے ہیں مگر تربیت یافتہ فوجی دھمکیوں کو خاطر میں نہیں لاتے انہوں نے کہا کہ عدلیہ تقریباً ناکام ہو گئی تھی۔

جہانگیرہ میں بم دھماکہ

صوبہ سرحد کے شہر جہانگیرہ کے ہوٹل میں بم دھماکہ ہونے سے 4۔ افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے آگ نے قریبی عمارتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تین دکانیں بھی راکھ ہو گئیں۔

یکم جولائی سے بھرتیاں شروع

وفاقی وزیر تعلیم سید غوث علی شاہ نے بتایا ہے کہ وفاقی آسامیوں پر بھرتیاں یکم جولائی سے شروع ہوں گی۔ 11 ویں گریڈ سے اوپر کی تمام ملازمتیں فیڈرل پبلک سروس کمیشن پوری کرے گا۔

کرکٹ اور بس کے بعد سٹیمر سروس

بھارت کے وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی بمبئی سے کراچی تک سٹیمر سروس کے ذریعے کراچی آئیں گے ریڈیو تہران کا تبصرہ ہے کہ حالات بدل رہے ہیں لگتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے دونوں ملکوں کی قیادت کے ذہن میں کوئی ایجنڈا موجود ہے۔

بے نظیر کا انتباہ

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمرانوں سے نجات حاصل نہ کی گئی تو علاقائی گروہ ملک پر قبضہ کر لیں گے۔ کراچی کو الطاف بلوچستان کو بگٹی۔ مالاکنڈ میں شریعت محاذ اور جھنگ کو سپاہ صحابہ کنٹرول کرے گی۔ نواز شریف نے 12۔ ارب ڈالر چوری کئے۔ اسحاق ڈار کی باتوں کو کوئی سچا نہیں سمجھتا۔

پاکستان اور بھارت کی پارلیمانی کانفرنس

پاکستان اور بھارت کے پارلیمانی نمائندوں کی پہلی غیر سرکاری کانفرنس اسلام آباد میں شروع ہو گئی ہے اس کا اہتمام انگریزی روزنامہ دی نیوز نے کیا ہے۔ بھارتی اراکین پارلیمنٹ نے کہا کہ تعلقات میں پیار کا رس گھولیں۔

مشتے نمونہ از خروارے
(میری ڈائری)
زیر تدوین ، نسیم سیفی

ہمارے ہاں اے سی۔ فرج۔ فریزر۔ الیکٹرک واٹر کولر۔ مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
نیو الریاض ریفریجریشن
نزد اسلامیہ ہسپتال چنیوٹ
پروپرائیٹر: ریاض احمد رہائش 21990-04524

سنگ مرمر کتبے، کچن ٹیرزمی سلیب اور ٹائل کے دیگر کاموں کیلئے مناسب ریٹ پر کام کیلئے ہمیشہ یاد رکھیں
رفیق ماربل ڈیزائنرز نزد دفاتر انصار اللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 ۔ گھر 212891

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212515
رہائش 212300

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودہا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودہا